CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

جمعہ 14- جولائی 2000ء - 11 ربیع الثانی 1421 ہجری- 14- وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 158

جنت کا راستہ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ایک جنگ کے موقع پر کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ ایک شخص نے جو دیکھنے میں پراگندہ حال تھا' ابو موسیٰؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے حضورؐ کو یہ خود فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں سلام کہہ کر اپنی تلوار کے میان کو توڑ دیا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

(ترمذی ابواب فضائل الجہاد باب اِن الجنۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

مولوی عبداللطیف صاحب کا صبرو استقلال

اب حال میں مولوی عبداللطیف صاحب (-) مرحوم کا نمونہ دیکھ لو کہ کس صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانے کا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی۔ مگر انہوں نے موت کو قبول کیا اور حق سے روگردانی پسند نہ کی۔ اب دیکھو اور سوچو کہ اسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا و مافیہا پر دیدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے امیر نے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی مگر انہوں نے خدا کے لئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لمحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دی جاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میرے بیوی بچے ہیں۔ لاکھ ہا روپے کی جائداد ہے۔ دوست یار بھی ہیں۔ ان تمام نظاروں کو پیش چشم رکھ کر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پروانہ کی۔ آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے دل پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارے ہیچ تھے۔ اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ نہ دیا جاتا تو اور بات تھی۔ مجبوراً تو ایک عورت کو بھی انسان قتل کر سکتا ہے مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا۔ باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے۔ اولیاء اللہ کی ایک خصلت ہوتی ہے کہ وہ موت کو پسند کرتے ہیں سو انہوں نے ظاہر کی۔

(ملفوظات جلد سوم ص 470)

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 ص 60)

وہی راستے وہی منزلیں

سیدنا حضرت مسیح موعود نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کو شاندار خراج عقیدت ان تاریخی الفاظ میں پیش فرمایا

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا وہ کیا کام کریں گے۔،،

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 60)

''حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا۔

''جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف نے ہمارے لئے بنائے تھے۔ گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔

(روزنامہ الفضل۔ 20 جولائی 1999ء)

احباب محتاط رہیں

○ آج کل ربوہ میں بعض لوگ مختلف گھروں میں رابطہ کر کے اہل خانہ کو بتاتے ہیں کہ فلاں شہر میں کسی رہائشی سکیم میں آپ کے نام پلاٹ نکلا ہے۔ اس طرح سیکورٹی فیس وغیرہ کے بہانے کچھ رقم حاصل کر لیتے ہیں۔ بعد میں ان کے بتائے گئے پتہ پر ان کا کوئی دفتر وغیرہ موجود نہیں ہوتا۔ بعض کسی قرعہ اندازی میں پلاٹ نکلنے کی امید دلا کر ٹوکن فروخت کرتے ہیں ایسی سکیمیں فراڈ ہیں اور یہ لوگ دھوکہ باز ہیں۔ ملک بھر میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

احباب ایسے لوگوں کے فراڈ سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں۔ جب ایسے لوگ آپ سے رابطہ کریں تو پولیس کو اطلاع دیں اور نظام جماعت کو بھی مطلع کریں۔

ربوہ میں دفتر صدر صاحب عمومی اور خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔

فون دفتر صدر صاحب عمومی 212700- 212800

فون دفتر خدام الاحمدیہ 213700- 213600

(نظارت امور عامہ)

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب
حضرت مسیح موعود

تذکرۃ الشہادتین

صفحات

یہ عظیم کتاب روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ نمبر1 تا صفحہ 128 کل 128 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تصنیف

حضرت مسیح موعود نے یہ کتاب 1903ء میں تصنیف فرمائی۔

وجہ تصنیف

اس کتاب کی تصنیف کا باعث حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست افغانستان اور ان کے شاگرد حضرت میاں عبدالرحمان صاحب کی راہ خدا میں جان قربان کرنے کے واقعات کا بیان ہے۔

خلاصہ مضامین

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ اردو میں ہے جو کہ مذکورہ بالا پہلے دو جان قربان کرنے والوں کی قربانی اور قبول احمدیت کے واقعات پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ان دونوں قربانیوں کو اپنے الہام "شاتان تذبحان" مندرجہ "براہین احمدیہ" کے مطابق قرار دیا ہے۔ اس طرح یہ دونوں جانی قربانیاں حضرت بانی سلسلہ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پہلے حصہ کتاب میں حضور نے ان تمام دلائل کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی قبول احمدیت کا باعث بنے۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اپنی مشابہت کا تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔

حضور نے اپنی صداقت کے بہت سارے دلائل بیان فرمائے ہیں۔ اس ضمن میں بڑی تحدی سے یہ چیلنج دیا کہ:-

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود سلسلہ احمدیہ کے مستقبل کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

اس کتاب کا دوسرا حصہ جو عربی زبان میں ہے تین رسائل پر مشتمل ہے ان کا خلاصہ مضمون درج ذیل ہے۔

الوقت وقت الدعا لا وقت الملاحم وقتل الاعداء

اس رسالہ میں حضور نے اس امر کو پیش فرمایا ہے کہ دین کی اشاعت تلوار کی محتاج نہیں۔ خاص طور پر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے لئے دعا کو آسمانی حربہ قرار دیا ہے۔ نیز اس رسالہ میں اپنے دعویٰ مسیح موعود کو بھی پیش فرمایا ہے۔

ذکر حقیقۃ الوحی وذرائع حصولہ

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں حضور نے وحی کی حقیقت اور اس کے حصول کے ذرائع بیان فرمائے ہیں اور ان صفات کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے جو صاحب وحی و الہام میں پائی جانی ضروری ہیں۔

علامات المقربین

یہ رسالہ بھی دراصل دوسرے عربی رسالہ کا تسلسل ہی ہے۔ اس میں حضور نے مقربین بارگاہ الٰہی کی جملہ صفات کو نہایت فصیح و بلیغ عربی میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے اس رسالہ علامات المقربین میں مقربین کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(1) وہ دنیا سے دلبرداشتہ ہوتے ہیں۔
(2) اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں خدا کے لئے کشش رکھتا ہے۔
(3) اللہ تعالیٰ انہیں ہر برائی سے بچائے رکھتا ہے۔
(4) وہ اپنے مبایعین کی ایک مربی کی طرح تربیت کرتے ہیں۔
(5) وہ راتوں کو اٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔
(6) وہ دنیا کی بجائے خدا پر توکل کرتے ہیں۔
(7) وہ لوگوں سے تنگ نہیں آتے۔
(8) ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔
(9) اللہ تعالیٰ ان کے لئے فرقان ظاہر کرتا ہے۔
(10) مصائب کے وقت ان کا وجود پناہ گاہ ہوتا ہے۔
(11) ان کی صحبت دلوں کو روحانی زندگی بخشتی ہے
(12) وہ کسی سے خواہ مخواہ مخاصمت نہیں کرتے
(13) وہ لغو گفتگو سے پرہیز کرتے ہیں۔
(14) وہ کسی انسان پر توکل نہیں کرتے ۔
(15) انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے رعب عطا کیا جاتا ہے ۔
(16) انہیں رزق میں فراخی عطا کی جاتی ہے ۔
(17) وہ امانت دار ہوتے ہیں ۔
(18) وہ حسد سے بچتے ہیں۔

چند تعلیمی و تربیتی اقتباسات

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا مقام

شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو (راہ خدا میں جان کی قربانی) مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ (-) افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل (-) داخل ہو گیا۔ اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں۔ جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں۔ اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔

قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اسی حد تک موثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔

دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

گالیاں سنو اور چپ رہو

"خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

سید احمد نور کابلی صاحب

قسط اول

مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک بڑا نمونہ دیا ہے۔ وہ اسکی محتاج تھی

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے چشم دید واقعات

اس خون میں بہت برکات ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گی

تاریخ قربانی 14 جولائی 1903ء

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبداللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں جس سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے کہ چاہئے کہ اس کو ہر شخص پڑھے اور اپنے ایمان میں ترقی کرے"۔

جو حالات میرے چشم دید ہیں اور جو آپ کی مجلس میں بیٹھ کر میں نے معلوم کئے ان کو میں قلمبند کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ملک خوست شمل دریا کے کنارے پر ایک گاؤں جس کا نام سید گاہ ہے کے رہنے والے تھے۔ آپ قوم کے سید تھے۔ آپ کے تمام آباؤ اجداد اپنے ملک میں رئیس اعظم تھے۔ اور آپ کی عمر قریباً ساٹھ اور ستر کے درمیان تھی۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ سے سخت محبت اور دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ ہم آپ کے مہمان خانہ میں تیس چالیس آدمی رہتے تھے۔ ہر وقت دین کی باتوں میں مشغول رہتے تھے۔ کھانے وغیرہ کا انتظام بھی آپ کی طرف سے ہوتا تھا۔ آپ کی ایک مردانہ بیٹھک تھی جس میں قریباً سو دو سو آدمی آ سکتے تھے اور یہ بیٹھک بیت الذکر کے پہلو میں تھی۔ پہلے لوگ نماز کے لئے جو جمع ہوتے تو اس بیٹھک میں قیام ہوتا اور دین کے متعلق باتیں ہوا کرتی تھیں۔ جس وقت نماز کا وقت آ جاتا لوگ جمع ہو جاتے تو تمام لوگ بیت میں آجاتے نماز کے بعد لوگ اپنے گھر چلے جاتے۔ بیت میں نماز سے پہلے اور بعد کوئی بات چیت نہ ہوتی تھی۔ بیت کے احاطے میں حجرے بنے ہوئے تھے جن میں آپ کے شاگرد رہا کرتے تھے۔ بیت کے پاس شمال کی طرف مغرب سے مشرق کو ایک نہر تھی جو آپ کے گھر کے صحن میں سے ہو کر گزرتی تھی۔

آپ کے رہنے کی جگہ کو سید گاہ کہا جاتا تھا جو معروف بہ سید گاہ ہے۔ کبھی ملک میں قحط سالی آتی تو اپنے تمام غلہ کو فروخت کر کے غریب لوگوں کی امداد میں لگا دیتے۔ خوست میں مختلف چند گاؤں تھے جن کے آپ مالک تھے بہت زمین بنوں میں انگریزوں کی حکومت میں بھی تھی۔

تعلیم اور مشاغل

آپ نے تعلیم ہندوستان میں حاصل کی تھی۔ تمام علوم مروجہ کے عالم تھے۔ ہر وقت قرآن شریف اور احادیث کا درس آپ کے یہاں جاری تھا۔ کئی ہزار حدیثیں آپ کو ازبر یاد تھیں۔ چنانچہ امیر عبدالرحمٰن والی کابل بھی قائل تھا کہ ہمارے ملک میں ایک عالم باعمل شخص ہیں جن کو اتنی حدیثیں یاد ہیں۔ جو بھی کابل کا گورنر خوست کے لئے مقرر ہوتا آپ کا تابعدار اور آپ کے پہلو میں بچہ کی طرح رہتا۔

آپ بندوق چلانے کے بہت مشاق اور خوب ماہر تھے۔ آپ کو گیارہ سو روپیہ سرکار کی طرف سے سالانہ ملتے تھے۔ امیر نے آپ کو گورنر کے ساتھ سرحد پارہ چنار اور خوست کی تقسیم میں انگریزوں کے ساتھ مقرر کیا تھا۔ اکثر اوقات انگریزوں سے تقسیم میں شامل ہوتے تھے۔ امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنی اخیر عمر میں آپ کو کابل شہر میں اہل و عیال کے ساتھ بلایا تھا۔ وہاں چند سال رہائش کی۔ قرآن شریف اور حدیث شریف کا درس حسب معمول جاری رہا۔ میں بھی آپ کے ساتھ کابل میں تھا۔

ایک دفعہ طالب علموں نے عرض کی کہ آپ جب کچھ فرماتے ہیں تو احمد نور کی طرف کیوں مخاطب ہوتے ہیں اور ہماری طرف کبھی بھی مخاطب نہیں ہوتے۔ آپ فرماتے یہ رفیق ہمارا ہے۔ اور یہ درس مرزا محمد حسین خان (جو بڑا گورنر امیر عبدالرحمٰن خان کا تھا) کی مسجد میں ہوا کرتا تھا۔ اور آپ نے یہ بھی طلباء سے فرمایا کہ احمد نور کی یہ حالت ہے کہ جب بخاری شریف شروع کی جاتی ہے تو یہ ایک وادی کی شکل بن جاتا ہے اور حدیث پانی کی طرح اس کے اندر چلی جاتی ہے اس لئے اس کو مخاطب کرتا ہوں۔

امیر عبدالرحمان خان صاحب جب فوت ہو گئے تو ان کے بیٹے حبیب اللہ خان تخت کے وارث ہوئے جب تمام لوگ امیر کی بیعت کے لئے آئے تو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو بھی بلا بھیجا کہ میری بیعت کرو۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر بیعت کروں گا کہ آپ شریعت کے خلاف کچھ نہیں کریں گے۔ آپ کو شاہی دستار باندھنے کے لئے تبرکاً بلایا گیا تھا۔ جب دستار کے دو تین پیچ باندھنے رہ گئے تو قاضی القضاء نے عرض کیا کہ کچھ پیچ میرے لئے بھی رکھے جائیں تاکہ میں بھی کچھ برکت حاصل کر لوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ کچھ پیچ دستار کے قاضی نے باندھے۔

ارادۂ حج

پھر کچھ مدت کے بعد آپ نے اپنے اہل و عیال کو خوست بھیجا۔ اور مجھے بھی ان کے ساتھ بھیج دیا۔ دو تین ماہ کے بعد آپ نے امیر سے حج کے لئے جانے کی اجازت مانگی۔ امیر نے خوشی سے آپ کو اجازت دی اور کئی اونٹ اور گھوڑے آپ کے ساتھ کئے اور کچھ نقد بھی دیا۔ آپ خوست آکر حج کی نیت سے بنوں کے راستہ سے ہندوستان کی طرف آئے۔ اٹک کے پرے کسی مقام پر ایک آدمی سے حضرت مسیح موعود کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ وہ آدمی صاحب علم تھا۔ اس کے بشرہ سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ جیسے اس نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا ہے اور ایک قسم کی خوشی اس نے ظاہر کی۔ اس خبر اور اس خوشی کو محسوس کر کے مرحوم نے اپنی سواری کا گھوڑا اس کو بخش دیا۔

حضرت مسیح موعود کی بیعت

مرحوم جس وقت انگریزوں کے ساتھ سرحد کی تقسیم میں مصروف تھے۔ ایک شخص آیا اور آپ کو ایک کتاب حضرت مسیح موعود کی دی۔ آپ وہ کتاب لے کر بہت خوش ہوئے اور کچھ انعام جیب سے نکال کر دیا۔ جب آپ نے وہ کتاب پڑھی تو بہت پسند کی اور اپنے مہمان خانہ میں اپنے خاص آدمیوں کو سنا کر فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے جس کے انتظار میں دنیا لگ رہی تھی اور اب وہ آگیا ہے۔ اور فرمایا کہ میں نے ہر طرف دیکھا کہ زمانہ گو مصلح کا ہے لیکن مجھے کوئی مصلح نظر نہ آیا تو میں نے اپنی حالت کو دیکھا۔ تمام قرآن شریف اپنے حقائق و معارف مجھ پر ظاہر کرتا ہے اور کبھی کبھی مجسم بن کر اپنے معانی بتاتا ہے۔ تب میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید خدا تعالیٰ مجھے ہی مصلح کر کے کھڑا کرے گا۔ لیکن اس کتاب کے دیکھنے سے میں نے معلوم کیا۔ کہ خدا نے مصلح بھیج دیا ہے اور جس کی تقدیر میں تھا وہ ہو چکا ہے۔ یہ وہی شخص ہے کہ جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی ہے کہ جہاں بھی نازل ہو اس کی طرف دوڑو اور سلام بھی بھیجا تھا۔ لہٰذا میں زندہ ہوں یا مردہ۔ لیکن جو میری بات مانتا ہے اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ ضرور اس شخص کی طرف جائے۔ چند بار اپنے طلباء کو شوق دلایا کہ وہ مسیح موعود کو دیکھیں کہ کہاں ہیں اور کیا حال ہے جن میں سے مولوی سید عبدالستار صاحب جو آجکل قادیان شریف میں مہاجر کی حیثیت سے رہتے ہیں کئی بار آئے اور طلباء جو قادیان شریف آکر واپس گئے تو انہوں نے کچھ شکوک بیان کئے تو مرحوم نے ان کے شکوک کو رفع کیا اور بتلایا کہ یہ شخص سچا ہے اور تم غلطی پر ہو۔ اس کے بعد مولوی عبدالرحمٰن مرحوم کو جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد تھے اور ان کو امیر کی طرف سے دو سو چالیس روپے ملتے تھے۔ اور منگل قوم کے تھے۔ چند اپنے شاگردوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی طرف بھیجا اور اپنی بیعت کا خط بھی دیا۔ اور میں نے بھی اپنی بیعت کا خط دے دیا۔ اور آپ نے ان کو حضرت مسیح موعود کے لئے کچھ خلعتیں تحفہ کے طور پر دیں کہ یہ آپ کی خدمت میں پہنچا دو۔

عبدالرحمان صاحب کی قربانی

پس مولوی صاحب موصوف مرحوم بیعت کے خطوط اور خلعتیں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد کچھ روز ٹھہرے اس کے بعد کچھ تصانیف حضرت مسیح موعود کی (صاحبزادہ صاحب) مرحوم کے لئے لے جا کر اپنے مقام پر جو منگل میں ہے چلے گئے۔ اس اثناء میں امیر عبدالرحمٰن خان کے پاس کسی نے رپورٹ کی کہ مولوی عبدالرحمٰن جو منگل قوم کے ہیں اور جو آپ سے دو سو چالیس روپے پاتے ہیں کسی غیر ملک میں چلے گئے ہیں۔ امیر عبدالرحمٰن خان کی طرف سے گورنر خوست کے نام حکم پہنچا کہ مولوی عبدالرحمٰن کو گرفتار کیا جاوے گورنر نے مرحوم کو اطلاع دی کہ ایسا حکم امیر کی طرف سے آیا ہے جب مولوی عبدالرحمان صاحب کو معلوم ہوا تو وہ چھپ گئے۔ اس کے بعد دوبارہ

حکم ہوا کہ اس کا مال و اسباب ضبط کیا جاوے اور اس کے تمام اہل و عیال کو یہاں بھیج دیا جائے۔ جب مال و اسباب ضبط ہو گیا اور اہل و عیال کو کابل بھیجا گیا۔ تو عبدالرحمٰن خود امیر کے پاس چلا گیا۔ امیر نے پوچھا کہ تم غیر علاقہ میں کیوں چلے گئے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ سرکار کی خدمت کے لئے قادیان گیا تھا۔ اور جس شخص نے دعویٰ مسیحیت کا کیا ہے اس کی کتابیں آپ کے لئے اپنے ساتھ لایا ہوں۔ امیر نے ان سے کتابیں لے کر ان کو قید میں بھیج دیا۔ اس کے بعد کچھ معلوم نہیں ہوا کہ وہ کہاں گئے اور کیا حال ان کا ہوا۔ یا اندر ہی غائب ہو گئے۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔ اور افواہ اس کی یہ ہے کہ ان کے منہ پر تکیہ رکھ کر ان کا سانس بند کر کے مار دیا گیا۔

امیر کو خبر پہنچنے کی وجہ یہ تھی کہ جب مرحوم کو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب ملی تو مرحوم نے تمام افسروں اور حاکموں اور چھوٹوں بڑوں کو خبر کر دی۔ کہ اس طرح قادیان میں مصلح آیا ہے چنانچہ ان پر کفر کے بڑے بڑے فتوے بھی لگ گئے۔

قادیان میں آمد

مرحوم چند احباب کے ساتھ قادیان آئے ان میں سے ایک کا نام مولوی عبدالستار صاحب ہے۔ دوسرے کا نام مولوی عبدالجلیل صاحب اور تیسرے کو وزیریوں کا مولوی کہا جاتا تھا۔ میں ان دنوں کچھ روز کے لئے اپنے گھر چلا گیا تھا۔ وہاں معلوم ہوا کہ مرحوم حج کو چلے گئے ہیں۔ میرا گھر سید گاہ سے شمال کی طرف 30 کوس کے فاصلہ پر کرم کی سرحد پر ہے۔ میرے والد صاحب کا نام اللہ نور ہے۔ یہ سنتے ہی میں وہاں سے چل پڑا۔ چونکہ مجھے علم تھا کہ مرحوم پہلے قادیان ضرور ٹھہریں گے۔ اس لئے یہ سنتے ہی میں بھی جلد روانہ ہو گیا۔ اور ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ مرحوم کے قادیان پہنچنے کے بعد آ پہنچا۔ جب میں مرحوم کے پاس پہنچا تو وہ بہت خوش ہوئے اور مجھے پکڑ کر حضرت مسیح موعود کے پاس لے گئے اور فرمایا۔ کہ چلو تمہاری بیعت کرا آئیں۔

جب حضرت مسیح موعود کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا۔ کہ اچھا تھوڑے دن ٹھہر جاؤ تو مرحوم نے عرض کیا کہ اس آدمی کے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں آپ اس کی بیعت لے لیں سو اس وقت میری بھی بیعت لی گئی۔

مرحوم کئی ماہ یہاں ٹھہرے اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ جب ہم سیر کو جایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود سیر سے واپس آ کر گھر میں داخل ہوتے تھے تو مرحوم اپنے کپڑے گرد و غبار سے صاف نہیں کرتے تھے جب تک ذرا ٹھہر نہ جائیں اور اندازہ نہ لگا لیں کہ اب حضرت مسیح موعود نے اپنے کپڑے جھاڑ لئے ہوں گے۔

رویا و کشوف

مرحوم کو الہام اور بکثرت صحیح کشف بھی ہوتے تھے۔ ایک روز مہمان خانہ میں سوئے ہوئے تھے کہ یک لخت اٹھ بیٹھے اور یہ الہام ہوا۔

(اس کا جسم منور ہے معطر ہے مخفی ستاروں کی طرح چمکتا ہے۔ نور علیٰ نور ہے) اور یہ بھی کہا کہ یہ نور ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ ایک روز مولوی عبدالستار صاحب کو کہا۔ کہ میرے چہرہ کی طرف دیکھو اور جھک گئے۔ مولوی صاحب دیکھنے لگے تو نہ دیکھ سکے۔ آنکھیں نیچی ہو گئیں۔ پھر جب مرحوم سیدھے ہو گئے تو مولوی صاحب نے دیکھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھنا شروع کیا۔ وزیریوں کے مولوی صاحب نے کہا تم نے کیا دیکھا ہے مولوی صاحب ہنسے اور کہا کہ بہت کچھ دیکھا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ جب میں نے آپ کے چہرے کی طرف دیکھا تو ان کے چہرہ کی چمک نے جو کہ سورج کی مانند تھی میری نظر کو چندھیا دیا اور نیچے کر دیا اور پھر جب انہوں نے سر اٹھایا تو میں دیکھنے کے قابل ہوا۔ اور دیکھا۔ مرحوم نے وزیریوں کے مولوی صاحب کو کہا کہ تم میں تقویٰ کم ہے۔ اس لئے تم نے نہیں دیکھا۔

مرحوم پر عجیب و غریب احوال ظاہر ہوتے تھے۔ ایک روز بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہوئے ساتھیوں کو فرمایا۔ کہ تم رہ گئے ہو میرے ساتھ ملنے کی کوشش کرو۔ میرے حالات اب اتنے باریک ہو گئے ہیں کہ بیان کرنا مشکل ہے...... پھر مولوی عبدالستار صاحب کو فرمایا کہ میرے چہرہ کی طرف ذرا دیکھو۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ سورج جو کہ کافی اونچا ہے میں اس کی طرف دیکھ سکتا تھا لیکن مرحوم کی جبین کی طرف دیکھنا مشکل تھا۔ آپ کے چہرہ سے ایسی شعاعیں نکلتی تھیں کہ سورج سے کئی گنا بڑھ کر تھیں۔

قریباً تین مہینے مرحوم نے قادیان میں قیام کیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود جاتے تھے مرحوم ساتھ ہوتے تھے اور حضرت مسیح موعود مرحوم سے ازحد محبت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ اور مرحوم اور چند ایک آدمی اور بھی ساتھ تھے جب حضرت مسیح موعود سیر سے واپس گھر چلے آئے تو مرحوم نے ہمیں مہمانخانہ میں آ کر مخاطب ہو کر فرمایا۔ آج ایک عجیب واقعہ ہوا ہے کہ جنت سے ایک حور اچھے خوبصورت لباس میں میرے سامنے آئی اور کہا۔ آپ میری طرف بھی دیکھیں۔ میں نے کہا کہ جب تک مسیح موعود میرے ساتھ ہیں۔ ان کو چھوڑ کر تیری طرف میں نہیں دیکھوں گا۔ تب وہ روتی ہوئی واپس چلی گئی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم سب حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر کو جا رہے تھے۔ پھر جب واپس گھر آئے تو مرحوم نے مجھے فرمایا کہ۔ تم نے اپنے والد صاحب کو دیکھا۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو تمہارے ساتھ ساتھ اور حضرت مسیح موعود کے پیچھے آ رہے تھے۔ حالانکہ میرے والد صاحب کئی برس پہلے گزر چکے تھے۔

مرحوم کھانا بہت کم کھایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میں دوزخ کا شور و غوغا سنتا ہوں۔ اگر لوگ سنیں تو وہ بھی کھانا نہ کھائیں۔

خلیفہ اول کی شاگردی

ایک دفعہ عجب خان تحصیلدار جو ہمارے یہاں آئے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود سے گھر جانے کی اجازت لے کر مرحوم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے حضرت صاحب سے اجازت لے لی ہے۔ لیکن مولوی نور الدین صاحب سے نہیں لی۔ مرحوم نے فرمایا کہ مولوی صاحب سے جا کر ضرور اجازت لینا کیونکہ مسیح موعود کے بعد یہی اول خلیفہ ہوں گے۔ چنانچہ جب مرحوم جانے لگے تو مولوی صاحب سے حدیث بخاری کے دو تین صفحے پڑھے اور ہم سے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے پڑھے ہیں کہ تا میں بھی ان کی شاگردی میں داخل ہو جاؤں۔ حضرت صاحب کے بعد یہ خلیفہ اول ہوں گے۔

قادیان سے واپسی

مرحوم امیر کابل سے چھ ماہ کی رخصت لے کر آئے تھے۔ جب روانگی کا وقت آیا تو مرحوم نے حضرت مسیح موعود سے رخصت ہونے کی اجازت مانگی۔ حضرت نے فرمایا کہ جب آپ کو دوسرے سال حج کے لئے جانا ہے تو آپ یہیں ٹھہر جاویں پھر آئندہ سال حج کو روانہ ہو جانا۔ بعد میں گھر بھی چلے جانا مرحوم نے عرض کیا کہ نہیں حج کے لئے پھر آ جاؤں گا۔

جب مرحوم روانہ ہوئے تو حضرت مسیح موعود اور کچھ لوگ قریباً ڈیڑھ میل تک چھوڑنے کے لئے گئے۔ جب رخصت ہونے لگے تو مرحوم مٹی میں حضرت مسیح موعود کے قدموں پر گرے اور دونوں ہاتھوں سے قدم پکڑ لئے اور عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا اچھا تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ تم میرے پاؤں کو چھوڑ دو۔ انہوں نے پاؤں نہ چھوڑنے پر اصرار کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا الامر فوق الادب میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چھوڑ دو۔ تب مرحوم نے پاؤں چھوڑ دیئے۔ حضرت صاحب واپس چلے آئے۔ میں اور مولوی عبدالستار صاحب مہاجر قادیان اور مرحوم کے چند شاگردوں کے ساتھ چلے گئے۔

تمام راستہ میں مرحوم قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہے لاہور پہنچ کر میاں چراغ الدین صاحب کے پرانے مکان کے ساتھ ایک چھوٹی سی بیت ہے اس میں تین چار دن ٹھہرے کہ کچھ کتابیں خرید کر ان کی جلد بندھوا لیں اور دوستوں کے وہاں گھر تھے مگر چونکہ آپ کو تنہائی پسند تھی اس لئے بیت میں اترے.....

ایک روز میاں معراج الدین صاحب آئے اور مرحوم سے کہا کہ کھانا تیار ہے۔ کھانے کے لئے تشریف لے چلئے۔ جب ہم سب اٹھے تو وہ ہمیں کسی اور کے گھر لے گئے۔ وہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ لوگ اٹھ کر کہنے لگے کہ یہاں بیٹھئے یہاں بیٹھئے۔ تب مرحوم نے میاں معراج الدین صاحب کو غصہ سے کہا کہ تم نے ہمیں خیرات خور سمجھا ہے کہ یہاں لے آئے ہیں یہ کہہ کر مرحوم باہر نکل آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ باہر نکل آیا۔ ہمارے ساتھ کوئی واقف آدمی نہ تھا کہ ہمیں بیت کا راستہ بتلائے۔ تب مرحوم نے مجھے فرمایا کہ تم آگے ہو جاؤ تو میں یونہی ناواقفی کی حالت میں چل پڑا۔ خدا نے ہمیں بیت پہنچا دیا جب تمام کتابیں مجلد ہو گئیں تو ہم لاہور سے چل پڑے۔ تمام راستہ میں مرحوم گاڑی میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہے۔ آخر کوہاٹ میں ہم اترے۔ وہاں سے ٹمٹم کرایہ کر کے شہر میں پہنچے۔ شہر میں آ کر یکہ خانہ میں بنوں جانے کے لئے ایک ٹمٹم والے کو سائی کا ایک روپیہ دے کر ٹمٹم کی۔ جب صبح ہوئی تو ایک سرکاری آدمی آیا اور اس ٹمٹم والے کو زبردستی لے گیا۔ اور کہا ایک سرکاری ضروری کام ہے۔ جب ٹمٹم والے کو آنے میں دیر ہوئی۔ تو مرحوم نے مجھے ٹمٹم والے کی طرف بھیجا۔ میں وہاں سے چل پڑا۔ اور تلاش کرتے ہوئے ٹمٹم والے کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نہیں آ سکتا۔ مجھے سرکاری آدمی لے آیا ہے۔ میں نے اس سے سائی کا روپیہ مانگا۔ کہ روپیہ دے دو۔ اس نے روپیہ دینے سے انکار کیا۔ اس اثناء میں تحصیلدار آ گیا۔ میں نے تحصیلدار سے کہا۔ کہ یا تو ٹمٹم والے کو میرے ساتھ کر دو کہ آپ سے پہلے میں نے ٹمٹم کرایہ پر لی ہوئی تھی یا سائی کا روپیہ واپس کرا دیں اس نے کہا نہیں سرکاری کام کرنا ضروری ہے۔ میں آدمی نہیں دے سکتا۔ میں نے کہا کہ میں بھی تو سرکاری آدمی ہوں۔ آخر کچھ جھگڑے کے بعد روپیہ واپس کرا دیا۔

چونکہ جھگڑنے میں مجھے بہت دیر لگ گئی تھی۔ اس لئے ہمارے ساتھیوں نے تنگ آ کر مرحوم سے عرض کیا کہ ٹمٹم والا بھی نہ آیا اور ہمارا آدمی بھی نہ لوٹا۔ وہی واپس آ جاتا تو ہم چلنے والے بنتے۔ روپیہ تو ملے گا نہیں اور نہ ہی ٹمٹم والا آئے گا مرحوم نے فرمایا میں نے ایسا آدمی پیچھے بھیجا ہے کہ یا تو ٹمٹم والے کو لے آئے گا اور یا روپیہ واپس لائے گا اور وہ ایسا آدمی ہے کہ اگر اسے پہاڑ کے سامنے کھڑا کر دیں تو ضرور ہے کہ پہاڑ کو پھاڑ کر دوسری طرف نکل جائے۔ اتنے میں میں آ کر حاضر ہو گیا۔ تو مرحوم فرمانے لگے کہ دیکھا جو میں نے کہا تھا کہ یہ بڑا زبردست آدمی ہے۔ سو ایسا ہی نکلا۔

ریل گاڑی میں جب ہم کوہاٹ جا رہے تھے۔

تو مرحوم فرمانے لگے۔ کہ میرا مقابلہ ریل کے ساتھ ہے۔ ریل کہتی ہے کہ میں تیز رفتار ہوں میں کہتا ہوں کہ میری رفتار بڑھنے میں تیز ہے آپ کا یہ فرمانا تھا کہ ریل کی رفتار کم ہوگئی۔ اور آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ گارڈ نے بہت کوشش کی۔ وقت بھی تنگ تھا۔ لیکن گاڑی آخرکار کھڑی ہوگئی۔ تمام لوگ اتر پڑے اور شور بپا ہو گیا کہ گدھا کھڑا ہوگیا گدھا کھڑا ہوگیا۔

عبادت میں توجہ

خیر صبح ہوتے ہوئے بنوں کو جانے کے لئے اور ٹمٹم کرائی۔ ٹمٹم میں بھی آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہے۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو نماز اتر کر پڑھی اس اثناء میں بہت سخت بارش ہوئی لیکن مرحوم نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اپنے مزے سے خوب ہمیں نماز پڑھائی۔

ایک جگہ خرم نام راستہ میں آئی رات کو سرائے کے آدمی سے بکری منگا کر ذبح کی اور پکا کر ہم سب نے کھانا کھایا اور ان لوگوں کو بھی کھلایا۔ آخر ہم بنوں پہنچے۔ وہاں ایک دو روز کے قیام کے بعد خوست کو چل پڑے۔ راستہ میں دوڑ ایک جگہ ہے وہاں تک ٹمٹم میں گئے۔ یہاں کے نمبردار نے ہماری آمد کی بہت خوشی ظاہر کی اور ایک بکری ذبح کی اور کھانا کھلایا۔ مرحوم نے کچھ وعظ بھی اسے کیا۔ صبح ہوتے ہی سید گاہ سے کچھ آدمی گھوڑوں پر استقبال کے لئے آئے۔ وہاں سے آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور ہم سب پیدل تھے گھر تک پہنچ گئے......

دعوت الی اللہ

اس وقت کابل کا امیر حبیب اللہ خان تھا۔ جب اپنی جگہ پر پہنچے۔ ادھر ادھر سے روسا خوشی خوشی ملنے کے لئے آئے کہ صاحبزادہ صاحب حج سے واپس آگئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں حج تک نہیں پہنچا۔ بلکہ ہندوستان میں قادیان ایک جگہ ہے۔ وہاں ایک آدمی نے.....دعویٰ کیا ہے اور یہ اس کا فرمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور اس نے مجھے زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے.....لوگوں نے عرض کیا کہ یہ باتیں نہ کرو۔ انہی باتوں سے تو امیر کابل نے برا منایا تھا۔ اور عبدالرحمن کو (قتل) کر دیا تھا۔ مرحوم نے فرمایا کہ تمہارے دو خدا ہیں۔ جتنا خدا سے خوف ہونا چاہئے اتنا تم امیر سے کرتے ہو۔ کیا میں خدا کی بات اور حکم کو امیر کی خاطر نہ مانوں۔ کیا قرآن سے توبہ کروں یا حدیث سے دستبردار ہو جاؤں اگر میرے سامنے دوزخ بھی آجائے تب بھی میں تو اس بات سے نہیں ٹلوں گا۔

چنانچہ خوست کے گورنر نے حاضر ہو کر بہت عرض کیا یہ باتیں نہ کرو۔ تمام عزیز و اقارب نے بیزاری کے خطوط لکھے لیکن آپ نہ ٹلے۔ اور ان باتوں سے بالکل پیچھے نہ ہٹے۔ باوجود ایسے وقت نازک ہونے کے آپ نے پانچ خط بادشاہ کے درباریوں کو لکھے ایک ان میں سے گورنر مرزا محمد حسین خان کو لکھا۔ ایک مرزا عبدالرحیم خان دفتری کو لکھا۔ ایک شاغاشی عبدالقدوس خان کو اور ایک حاجی باشی کو۔ جو بھی امیر کے ملک سے حاجی آتے ہیں اس کی اجازت سے آتے ہیں۔ ایک اور بڑا آدمی تھا۔ غالباً قاضی القضاۃ تھا۔ ان خطوں میں یہ مضمون تھا۔

میں حج کی خاطر روانہ ہوا تھا لیکن ہندوستان جا کر قادیان ایک جگہ ہے وہاں گیا۔ قادیان میں ایک آدمی ہے جس کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا کی طرف سے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں..... میں نے قادیان میں چند مہینے گزارے۔ اس کے تمام چال چلن کو دیکھا۔ دعوے کو سنا اور اقوال و افعال غور سے دیکھے..... میں نے اسے مان لیا ہے......

جب یہ خطوط لکھے گئے تو آپ نے اپنے ایک آدمی کو فرمایا کہ یہ خطوط کابل لے جاؤ اور ان لوگوں کو دے دو جن کے نام یہ خط ہیں۔ تب اس آدمی نے عرض کی کہ کپڑے وغیرہ لے لوں کہ سردی کا موسم ہے۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور کاغذ واپس لے لئے اور فرمایا تم اس لائق نہیں ہو۔ ان میں سے ایک آدمی عبدالغفار صاحب برادر مولوی عبدالستار مہاجر قادیان نے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اس مجلس سے اٹھ کر عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ خوش ہو گئے اور اسے تمام خطوط دے دیئے۔

اس وقت سردی کا موسم تھا برف پڑی ہوئی تھی۔ اس نے کاغذ لے جا کر جن کے نام خطوط تھے دیدیئے۔ یہ عبدالغفار ان لوگوں سے جن کے نام خطوط تھے مرحوم کی وجہ سے خوب واقف تھے جب عبدالغفار صاحب نے ان سے جواب مانگے تو مرزا محمد حسین خان صاحب گورنر نے جواب دیا کہ تم ابھی چلے جاؤ بعد میں ڈاک کے ذریعہ مولوی صاحب کو جواب پہنچ جائے گا۔

پس وہ تمام خطوط بادشاہ کے یہاں پیش ہوئے۔ بادشاہ نے تمام اپنے معتبر مولویوں کو بلایا اور کہا کہ ان خطوط کے بارہ میں کیا جواب دیتے ہو؟

مولویوں نے عرض کیا یہ دعویٰ کرنے والا شخص آدھا قرآن شریف مانتا ہے اور آدھا نہیں مانتا۔ اور کافر ہے۔ جو اس کو مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ اگر صاحبزادہ صاحب کے کلام کو ڈھیل دی جاوے گی تو بہت لوگ مرتد ہو جاویں گے۔

تب امیر نے گورنر خوست کو حکم دیا کہ صاحبزادہ صاحب کو گرفتار کر کے پچاس سواروں کے ساتھ یہاں بھیج دو۔ کوئی ان سے کلام نہ کرے اور نہ کوئی ملنے کے لئے آئے۔ نہ یہ کسی کو ملیں اور نہ کسی سے کلام کریں۔

مولوی عبدالغفار صاحب نے واپس آکر صاحبزادہ صاحب سے عرض کی۔ کہ مجھے تو کوئی جواب نہ ملا۔ مگر محمد حسین خان صاحب نے یہ کہا ہے کہ تم جاؤ جواب ڈاک میں آجائے گا۔ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا کہ مجھے تو خطرہ معلوم ہوتا ہے۔ اس خطرہ کے ہوتے ہوئے بھی صاحبزادہ صاحب نے کوئی پرواہ نہ کی۔

جاری ہے

کوئی لطیف ہے ان پتھروں میں سویا ہوا

کوئی لطیف ہے ان پتھروں میں سویا ہوا
اسی لئے ہے اجالا عجیب ہویا ہوا

پنپ رہی ہیں مکافات ظلم کی فصلیں
زمیں میں خون ہے کس بے گنہ کا بویا ہوا

دھڑک رہی ہے زمیں کانپتے مکانوں کی
مگر مکیں ہے کہ غفلت کی نیند سویا ہوا

وہ شخص اس شجر مثمر کے درپے تھا
خدا کے ہاتھ کا تھا جو شجر کہ بویا ہوا

مجھے نکال کے گھر سے وہ خوش تھا یوں جیسے
سر حسین کو نیزے میں ہو پرویا ہوا

اسے خبر ہی نہ تھی اپنی بے ثباتی کی
وہ بے خبر کہ تھا جھوٹی انا میں کھویا ہوا

وہ شخص اس طرح بے قدر ہو گیا جیسے
کرنسی نوٹ ہو کپڑوں میں کوئی دھویا ہوا

میں لکھ رہا ہوں فدایان قوم کا نوحہ
قلم ہے خونِ جگر میں مرا ڈبویا ہوا

ڈاکٹر پرویز پروازی

ان کی رعنائی کی ہم حسن کی کیا بات کریں
وہ نئی شان میں ہر آن نظر آتے ہیں
ساتھ اب کون مرا دشت جنوں میں دے گا
راستے عشق کے سنسان نظر آتے ہیں
آپ کے لطف و عنایات کے باعث مجھ کو
مرحلے سارے ہی آسان نظر آتے ہیں
(بہار جاوداں)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32824 میں طیبہ شاہدہ زوجہ شفیق احمد شاہد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان ڈبل سٹوری نمبر B-3 سیکٹر B-11 نارتھ کراچی برقبہ 200 مربع گز مالیتی 1500000/- روپے۔ 2۔ پلاٹ واقع ملحقہ مذکور مکان نارتھ کراچی برقبہ 200 مربع گز مالیتی 700000/- روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے سنتالیس گرام مالیتی 18300/- روپے۔ حق مہر وصول شدہ 10000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 2228300/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4500/- روپے آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد پر بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طیبہ شاہدہ B-3 سیکٹر B-11 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 شفیق احمد شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان محمود سیکرٹری وصایا حلقہ کراچی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32825 میں محمد ناصر ولد محمد حسین صاحب قوم ڈوگر پیشہ زراعت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمدی پور ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 99-5-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 22 کنال واقع عمدی پور ضلع نارووال مالیتی 275000/- روپے۔ 2۔ ٹیوب ویل انجن نصف حصہ مالیتی 20000/- روپے۔ 3۔ رہائشی مکان 14 مرلہ مالیتی 30000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000/- روپے سالانہ بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 20000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ناصر ولد محمد حسین عمدی پور ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 نور اللہ خان مربی سلسلہ عمدی پور ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس ساکن عمدی پور ضلع نارووال۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32826 میں ایوب بیگم زوجہ محمود احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-3-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 500/- روپے۔ 2۔ نقد بینک میں 4000/- روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 9 تولہ مالیتی 55000/- روپے۔ 4۔ زرعی زمین برقبہ 15 مرلہ واقع بستان افغاناں مالیتی 8000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 67500/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ...... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/5 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ایوب بیگم ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 غلام حیدر خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 بشیر خان ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32827 میں محمودہ بیگم زوجہ محمد صفدر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رضویہ کالونی ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2000-3-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 5000/- روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی 16000/- روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 1 1/2 مرلہ واقع رضویہ کالونی نارووال مالیتی 50000/- روپے۔ 4۔ ترکہ والدین 3 کنال زرعی زمین واقع دھرگ میانہ ضلع نارووال مالیتی 19000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ محمودہ بیگم زوجہ محمد صفدر صاحب رضویہ کالونی نارووال گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد ورک محلہ رضویہ کالونی نارووال گواہ شد نمبر 2 محمد اشفاق محلہ رضویہ کالونی

مسل نمبر 32828 میں وسیم احمد کامران ولد نسیم احمد چوہدری قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد کامران ڈی بلاک لطیف آباد حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 محمد آصف طاہر وصیت نمبر 25643 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وصیت نمبر 19495۔

مسل نمبر 32829 میں عطیہ قرۃ العین زوجہ حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 25000/- روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 8 تولہ مالیتی 40000/- روپے۔ کل جائیداد مالیتی 65000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیہ قرۃ العین بیت الامان مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 حافظ مسرور احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 29334 گواہ شد نمبر 2 شیخ نذیر احمد وصیت نمبر 25231۔

مسل نمبر 32830 میں نویدہ نصیر صاحبہ بنت چوہدری نصیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری و طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام نگر فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نویدہ نصیر نیو سول لائن اسلام نگر فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 حافظ مسرور احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 29334 گواہ شد نمبر 2 شیخ نذیر احمد وصیت نمبر 25231۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش کے دیہات پر بھارتی فائرنگ

بھارتی فوج نے بنگلہ دیش کے دو مختلف اضلاع میں سرحدی دیہات پر فائرنگ کر کے تین افراد کو زخمی کر دیا۔ دونوں ملکوں میں اس واقعے سے کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ بنگلہ دیش نے سرحدی فوجوں کو چوکس کر دیا ہے۔

کراچی کو مسئلہ بنانے کی بھارتی دھمکی

بھارتی وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے کہا ہے کہ اگر پاکستان مقبوضہ کشمیر کی بات کرے گا تو بھارت بھی کراچی کا سوال اٹھا سکتا ہے۔

پنجاب کی خودمختاری کے لئے بھی قرارداد

اکالی دل نے بھارتی پنجاب کی خود مختاری کے لئے لوک سبھا میں قرارداد پیش کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

فلسطین اسرائیل سربراہ کانفرنس

امریکہ کے صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ، فلسطین اسرائیل سربراہ کانفرنس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ میڈرڈ اور اوسلو معاہدے سے زیادہ خطرناک ہوگا۔ یاسر عرفات مطالبات تسلیم کرنے کے علاوہ کسی دوسری پوزیشن میں نہیں۔ یہ کانفرنس امریکہ کے ایماء پر ہو رہی ہے۔

تائیوان پر حملہ نہیں کریں گے

چین نے امریکہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ اگرچہ وہ تائیوان کے خلاف طاقت استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے مگر وہ حملہ نہیں کرے گا۔ یہ یقین دہانی چینی وزیر دفاع نے امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن سے بات چیت میں کرائی۔ امریکی سفیر نے بتایا کہ چین نے الحاق تائیوان کے علاوہ بھی بات چیت کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ ماضی کے مقابلے میں صورت حال زیادہ مثبت ہے۔ چین نے کہا ہے کہ ہماری پالیسی بالکل واضح ہے۔ یعنی پرامن الحاق اور ایک ملک دو نظام۔

فجی میں 9 یرغمالی رہا

فجی میں باغیوں نے پارلیمنٹ کی عمارت میں محبوس مزید 9 یرغمالیوں کو رہا کر دیا ہے لیکن ان میں بھارتی نژاد سابق وزیر اعظم مہندرا چوہدری شامل نہیں ہیں۔ باغیوں نے دو ماہ سے 27 اراکین پارلیمنٹ کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔

چین میں چھ مسلمانوں کو پھانسی

چین کے شمال مغرب صوبے سنکیانگ میں 6 مسلمانوں کو پھانسی دے دی گئی ان میں سے تین کا تعلق حزب اللہ سے ہے جو علیحدہ ریاست کے لئے کام کر رہے ہیں باقی تین دیگر جرائم میں ملوث تھے۔

امریکہ ایک ارب ڈالر دے

شمالی کوریا نے میزائیل ٹیکنالوجی کی برآمد روکنے کے معاوضہ کے طور پر امریکہ سے ایک ارب ڈالر مانگ لئے ہیں۔ شمالی کوریا نے موقف اختیار کیا ہے کہ برآمد صرف اسی صورت روکی جا سکتی ہے جب اس کے نتیجے میں ہونے والا متوقع نقصان پورا کرنے کے لئے مراعات دی جائیں۔

گروزنی میں پھر جنگ کا خطرہ

چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں ایک بار پھر جنگ کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ چیچن جانبازوں کی طرف سے خودکش حملوں اور روس کے زیر قبضہ علاقوں پر فیصلہ کن حملوں کی دھمکی کے بعد فوج اور شہریوں میں اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں چیچنیا اور اطراف سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں۔ گروزنی اور گرورمز دونوں شہروں کے خوفزدہ لوگ بسوں اور ٹریکٹروں پر ہمسایہ ریاست انگوشتیا کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں چیچنیا کے صدر اسلام مخادوف نے اعلان کیا ہے کہ ہم جلد دونوں شہروں کو روسی قبضے سے آزاد کرالیں گے۔

سری لنکا میں شدید لڑائی

سری لنکا کی فوج اور تامل ٹائیگرز کے درمیان ایک شدید لڑائی میں 10۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

ناگا باغیوں اور بھارتی فوج میں جھڑپیں

بھارتی ریاست ناگا لینڈ کے جنوبی شہر کے نواحی علاقے میں فوج اور علیحدگی پسندوں کے درمیان شدید لڑائی میں بارہ باغی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

بقیہ صفحہ 2

سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی طیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے۔ کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔"

اطلاعات و اعلانات

محترم خان محمد صاحب سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان وفات پاگئے

○ محترم ماسٹر خان محمد صاحب سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان مختصر علالت کے بعد 29۔ جون 2000ء صبح پانچ بجے لاہور میں وفات پاگئے۔ ان کی عمر 73 برس تھی۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم ایک لمبا عرصہ ڈیرہ غازی خان کے امیر ضلع رہے۔ سرائیکی زبان میں ترجمہ قرآن پاک کرنے کی سعادت پائی۔ دو مرتبہ اسیر راہ مولا رہے۔ ایک مرتبہ 90 دن اسیری کا عرصہ نہایت صبر و تحمل اور دعاؤں میں گزارا ابھی 4 مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ راہ مولا میں ان کے بیٹوں پر بھی مقدمات بنائے گئے ہیں۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ سلسلہ کے اس دیرینہ خادم اور مخلص و فدائی وجود کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور مقدمات سے بریت کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمد منور جمیل صاحب آف سپین حال ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی ممانی محترمہ نجمہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ہڈیارہ لاہور گردہ کی تکلیف کے باعث بیمار چلی آرہی ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت بہتری ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ کو 30۔ اگست 99ء کو ہارٹ اٹیک ہوا الائیڈ ہسپتال میں داخل رہیں۔ ڈاکٹروں نے بائی پاس کا مشورہ دیا ہے علاوہ ازیں وہ شوگر کی بھی مریضہ ہیں احباب جماعت سے محترمہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم احمد مستنصر صاحب قمر مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ مکرم مشتاق احمد صاحب کاہلوں آف کراچی کی اہلیہ لمبے عرصے سے بوجہ معدے میں زخم بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب سابق صدر حلقہ خیابان سرسید راولپنڈی و سابق امین جماعت احمدیہ راولپنڈی جن کی بیشتر زندگی خدمت دین میں گزری 2000-7-12 بائی پاس آپریشن کے بعد ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ محترم ملک صاحب موصی تھے تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن میں نماز جنازہ پڑھائی اور 2000-7-13 کو ہی احاطہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر روزنامہ الفضل و ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ مرحوم کے اوصاف حمیدہ میں صلہ رحمی اور مہمان نوازی نمایاں تھی۔

مرحوم کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد ملک صاحب گزشتہ سال 31۔ جولائی 1999ء کو بعمر 49 سال وفات پاگئے تھے۔ مرحوم کے لواحقین میں ان کی بیگم صاحبہ، دو فرزند مکرم ظہیر احمد ملک صاحب اسلام آباد اور مکرم منیر احمد ملک صاحب ملتان اور تین بیٹیاں۔ مکرمہ شاہدہ ملک صاحبہ زوجہ مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر ضلع ملتان، بشریٰ ملک صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب بٹ جرمنی اور زاہدہ بشیر صاحبہ زوجہ منصور احمد صاحب ملک امریکہ ہیں۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مبارکہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالوحید سلیم صاحب سمن آباد لاہور مورخہ 8۔ جون 2000ء بوقت ساڑھے چار بجے شام اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں محترم صوفی محمد اسحاق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور 9۔ جون کی صبح بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم صوفی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

آپ محترم ملک محمد طفیل صاحب ٹمبر مرچنٹ آف قادیان کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ مالی قربانی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ بے حد صابر و شاکر تھیں۔ موصوفہ کے خاوند 1999ء میں وفات پاگئے تھے۔ حلقہ سمن آباد کی لجنہ کی فعال رکن تھیں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 13-جولائی-گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سنٹی گریڈ
جمعہ 14-جولائی غروب آفتاب 7-18
ہفتہ 15-جولائی طلوع فجر 3-33
ہفتہ 15-جولائی طلوع آفتاب 5-11

ایٹمی ہتھیار ہدف تک پہنچانے کی صلاحیت

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت اس بات کو ذہن میں رکھے کہ ہم ایٹمی ہتھیار ہدف تک پہنچانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایٹمی ہتھیار موجود ہیں لیکن انہیں میزائیلوں میں نصب نہیں کیا گیا۔ ہم نے جوہری ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہ کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ پاکستان کے خطرناک ترین علاقے میں ہونے کی وجہ سے یہاں پر حکومت کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سے اچھے تعلقات کی خاطر میزائیلوں پر ایٹمی ہتھیار نہیں لگائے۔ ایک امریکی نیوز ایجنسی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بعض کرپٹ اور نااہل حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان میں گڈ گورننس قائم نہیں ہو سکی۔

چین کی طرف سے پاکستان کے بارے امریکی موقف مسترد

چین نے پاکستان کو میزائیل ٹیکنالوجی کی فراہمی اور میزائیل ڈیفنس سسٹم پر امریکی موقف مسترد کر دیا ہے۔ دونوں ممالک کے وزرائے دفاع کے درمیان ہونے والی ملاقات میں امریکہ کے میزائیلوں کے دفاعی نظام کے منصوبے پر کوئی مفاہمت نہ ہو سکی اور نہ ہی کوئی مشترکہ بنیاد تلاش کی جا سکی۔

سی ایس ایس امیدواروں کی عمر کی حد میں کمی

نیشنل سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں سی ایس ایس کے امیدواروں کی عمر کی آخر حد میں کمی کر دی گئی ہے۔ عام امیدواروں کے لئے عمر کی حد 30 سے کم کر کے 28، پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کی عمر کی حد 33 سے کم کر کے 30 اور سرکاری ملازمین کے لئے 35 سے کم کر کے 30 سال کر دی گئی۔ جنرل پرویز مشرف نے شرکاء کو سیاستدانوں سے ملاقات کے بارے میں بتایا جبکہ جنرل تنویر حسین نقوی نے اختیارات اور ذمہ داریوں کی تقسیم کے منصوبے پر پیش رفت سے آگاہ کیا۔ جنرل مشرف نے بتایا کہ سیاستدانوں سے ملاقاتوں سے مفاہمت میں مدد ملے گی۔

کشمیر پر مشرف کی پالیسی خطرناک ہے بے نظیر

بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر پر جنرل مشرف کی جارحانہ پالیسی سے خطہ کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ جنرل مشرف کارگل تنازعے کے معمار ہیں بھارت سے ایک بس لاہور آئی مگر وہ کرگل جا کر ختم ہو گئی اب پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ امن مذاکرات کی بس واپس لاہور لائے۔ ہم سمجھتے تھے کہ نواز حکومت کے خاتمہ سے جمہوریت کی جانب پیش رفت ہو گی۔ لیکن ہماری آنکھیں اب کھل چکی ہیں۔ پاکستان کی نیوکلیئر اسٹیبلشمنٹ انتہائی طاقتور ہے۔ "سلامتی کے ذمہ داروں" سے میں نے کہا کہ آپریشن وزیراعظم کے علم میں لائے بغیر نہ کیا کریں' انہوں نے میری حکومت کا ہی خاتمہ کر دیا۔ بے نظیر بھٹو نے اعتراف کیا کہ پاکستان کی بنیاد پرست قوتوں کے ساتھ تاریخی سمجھوتہ کر کے عقابی خارجہ پالیسی اختیار کرنا میری غلطی تھی۔ ایٹمی تجربات کے لئے سرنگ کی تعمیر کی اجازت میں نے دی تھی۔ نواز شریف صحیح اشارے دیتے تو بھارت ایٹمی دھماکہ نہ کرتا۔ انہوں نے یہ باتیں بھارتی روزنامہ ایشین ایج سے انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

پورا پاکستان میری حمایت میں ہے بیگم کلثوم

نواز نے کہا ہے کہ حکمران ناکام ہو چکے ہیں۔ پورا پاکستان میری حمایت کر رہا ہے۔ جس طرح مسلم لیگی قائدین کو مارا گیا۔ پریس کلب پر دھاوا بولا گیا اور تاجروں پر تشدد کیا گیا اس سے لگتا ہے کہ ان کی ہلاکو خان سے کوئی رشتہ داری ہے۔ ہائی کورٹ بار میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ میں بہت جلد قیادت کے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ بہت سے صاف ستھرے چہرے نظر آئیں گے۔

حکمرانوں نے پولیس کو سیاستدانوں کے پیچھے لگا دیا

نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حکمرانوں نے امن وامان پر توجہ دینے کی بجائے پولیس کو سیاستدانوں کے پیچھے لگا دیا ہے۔ سپریم کورٹ کی طرف سے دیا گیا ٹائم فریم زیادہ ہے۔ حکومت جلد الیکشن کروا کر اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کرے۔

محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکار

محکمہ صحت کے 174 سے زائد کرپٹ اہلکاروں کی فہرست اعلیٰ حکام کے سپرد کر دی گئی۔ متاثرہ افراد نے الزام لگایا ہے کہ افسروں نے ناجائز مطالبات پورے نہ ہونے پر ہمارے نام فہرست میں ڈال دیئے۔

پاکستان سنگر کپ سے باہر

سنگر کپ کولمبو میں پاکستان کی مسلسل چوتھی شکست کے بعد اب پاکستان ٹورنامنٹ سے باہر ہو گیا ہے فائنل سری لنکا اور جنوبی افریقہ میں ہو گا۔

جماعت اسلامی کی طرف سے مشرف کی حمایت

امیر جماعت قاضی حسین احمد نے امریکہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جنرل مشرف کے ایجنڈے کی حمایت کرتے ہیں۔ پاکستان کو کشمیر پر اسلامی ممالک کی حمایت حاصل نہیں۔

ایبٹ آباد کے قریب حادثہ

ایبٹ آباد کے قریب بس کو حادثہ پیش آنے سے سکاؤٹ بچوں سمیت گیارہ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ 32 زخمی ہوئے بس مری سے ایبٹ آباد جا رہی تھی۔ بس اڑھائی سو فٹ گہرے کھڈ میں جا گری۔

سروے فارم نذر آتش

چھوٹے تاجروں کی آل پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر عمر سیلیا نے ٹیکس سروے فارم کو نذر آتش کر دیا۔

بریگیڈیئر توقیر قمر آئی جی جیل خانہ

ملک میں ایک اہم عہدے آئی جی جیل خانہ پر ایک فوجی بریگیڈیئر توقیر قمر کو مقرر کر دیا گیا ہے۔

موروثی سیاست کا راج ہے نہ ہو گا

مسلم لیگ کے لیڈر گوہر ایوب نے کہا ہے کہ مسلم لیگ میں موروثی سیاست کا راج ہے نہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ کلثوم نواز کی سرگرمیوں سے نواز شریف کو مدد نہیں ملے گی۔

دورہ نمائندہ الفضل

مکرم صفوان احمد صاحب ملک نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ شعبہ اشتہارات کی طرف سے اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے ضلع لاہور، ٹوبہ اور ملحقہ علاقہ جات میں دورہ پر آ رہے ہیں امراء صدران اور جملہ احباب جماعت اور کاروباری حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈیزائن۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones: 042-6306163, 042-6368130
FAX: 042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
12 ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

نورس جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن سیل بند و کھلی پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، گولیاں نکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپرز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس دستیاب ہے۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون نمبر کلینک 771 ۔ ہیڈ آفس 213156

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

CPL No. 61